

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

باون واں بجٹ اجلاس

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 22 مئی 2018ء بروز منگل بمطابق 06 رمضان المبارک 1439 ہجری۔

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
03	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	1
04	دُعائے مغفرت۔	2
04	رخصت کی درخواستیں۔	3
04	سرکاری کارروائی۔	4



## بلوچستان صوبائی اسمبلی

مورخہ 22 مئی 2018ء بروز منگل بمطابق 06 رمضان المبارک 1439 ہجری، بوقت شام 05 بجکر 10 منٹ پر زیر صدارت میڈم راحیلہ حمید خان ڈرانی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

میڈم اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۖ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوءٍ ۖ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ

بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا ط وَيَحْذَرُكُمْ اللّٰهُ نَفْسَهُ ط وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ۙ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ

تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحِبِّبْکُمْ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۙ

قُلْ اطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ ۙ

﴿پارہ نمبر ۳ سورۃ آل آیات نمبر ۳۰ تا ۳۲﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - جس دن موجود پاویگا ہر شخص جو کچھ بھی کی ہے اُس نے نیکی اپنے سامنے اور جو کچھ کہی ہے اُس نے بُرائی اور آرزو کرے گا کہ مجھ میں اور اُس میں فرق پڑ جاوے دُور کا، اور اللہ ڈراتا ہے تم کو اپنے سے اور اللہ بہت مہربان ہے بندوں پر۔ تو کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میرے راہ چلو تا کہ محبت کرے تم سے اللہ اور بخشنے گناہ تمہارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ تو کہہ حکم مانو اللہ کا اور رسول کا پھر اگر اعراض کریں تو اللہ کو محبت نہیں ہے کافروں سے۔ وَمَا عَلَّمْنَا اِلَّا الْبِلَآغَ۔

میڈم اسپیکر: جزاک اللہ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جی سردار صاحب۔  
 سردار عبدالرحمن کھیتران: شکر یہ میڈم اسپیکر۔ ہماری اسمبلی کے فوٹو گرافر نذیر صاحب کے والد وفات پا گئے  
 ہیں کیونکہ وہ part of the Assembly ہیں آپ اُن کے لیے فاتحہ اگر کروادیں۔  
 میڈم اسپیکر: جی دُعاے مغفرت کی جائے۔

(دُعاے مغفرت کی گئی)

میڈم اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔  
 جناب شمس الدین (سیکرٹری اسمبلی): سردار رضا محمد بڑیچ صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست  
 سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔ اچھا یہ ایک ہی ہے۔  
 میڈم اسپیکر: سرکاری کارروائی۔ اخراجات کے مسودہ گوشواروں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا۔ وزیر خزانہ! منظور  
 شدہ اخراجات کے مسودہ گوشوارے ضمنی میزانیہ بابت مالی سال 2017-18ء اور سالانہ میزانیہ بابت مالی سال  
 2018-19ء ایوان کی میز پر رکھیں۔

میر عبدالقدوس بزنجو (قائد ایوان): میڈم اسپیکر! ایک یہ پڑھوں گا میرے خیال میں۔

میڈم اسپیکر: جی آپ پڑھیں۔  
 قائد ایوان: ہاؤس نے آپ نے ہمارے جو ساتھیوں کو جو سزا دی تھی میرے خیال میں ابھی اُس کو ختم  
 کر دیتے ہیں، اُن کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ آجائیں کیونکہ آخری اجلاس ہے۔

میڈم اسپیکر: جی، جی ضرور۔ اگر آپ لوگ، اسمبلی نے دی تھی میں نے تو نہیں دی۔  
 قائد ایوان: میرے خیال میں بس جتنا ہو گیا کافی ہے۔ ابھی اُنکے بغیر ویسے بھی یہ ایوان سنسان ہے، تھوڑا  
 بہت شور شرابہ۔

میڈم اسپیکر: بالکل آپ ضرور بلائیں۔ یہ ہمارے ساتھی ہیں۔

قائد ایوان: وہ آجائیں میرے خیال میں۔

میڈم اسپیکر: سیکرٹری صاحب! کسی کو بھیج کے اُن کو بتادیں سی ایم صاحب! آپ ممبر کسی کو بھیجنا چاہتے  
 ہیں کیونکہ آپ نے اُن سے میرے خیال میں۔۔۔

قائد ایوان: ڈاکٹر صاحب کی مہربانی کہ وہ آئے چاروں کو لائے، جو بھی available ہیں۔ شکر یہ

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: میڈم اسپیکر۔

میڈم اسپیکر: جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: سی ایم صاحب نے پتہ نہیں شکر یہ کس لیے ادا کیا، یہ ہمارا کام ہے اسمبلی میں آنا۔ اور میں نے معذرت بھی کر لی ہے۔ اور سب کی behalf پر کر لی ہے۔ یہ اسمبلی، فرنیچر اور سرے اور اینٹوں کا ڈھیر نہیں ہے۔ 1947ء سے لے کر 1970ء تک ملک بے آئین چل رہا تھا۔ one man, one vote نہیں تھا۔ 1970ء میں اس اسمبلی نے پشتون، بلوچ کو بڑی عزت دی۔

قائد ایوان: آپ کو دیکھا تو خوش ہو گئے ہم کہ آپ بھی نظر آرہے ہیں۔ میرے خیال میں میزانیہ پڑھیں۔ ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: یہ بڑی قربانیوں سے ہمیں حاصل ہوا ہے۔ اسکے تقدس کا جو کوئی خیال رکھتا ہے، ہمارے پارلیمانی لیڈر نے بھی معذرت کر لی، میں نے بھی کر لی، نواب صاحب بھی تیار تھے۔ محمود خان اچکزئی اپنی تقریر میں کہتے ہیں کہ اسمبلی میں، سینٹ میں اور قومی اسمبلی میں کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہیے جو ہم اپنے بچوں کے سامنے گھر میں نہیں کر سکتے ہیں۔ ہم اس منہ پر چلنے والے ہیں۔ ابھی ایک معاملہ ہو گیا۔ تو let us forget it۔ میڈم اسپیکر: ڈاکٹر صاحب! وہ معاملہ تو ہو گیا۔ اُس کے بعد مسلسل آپ کے ممبر ادھر سرڑھیوں پر بیٹھ کے بہت سی چیزیں بول رہے ہیں آپ اُس کا بھی نوٹس لیں پلیز۔ قائد ایوان: بجائے اُس چیز پر پانی ڈالیں، مزید اُس کو خراب کر رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہمارا دل بڑا ہے ہم اُن کو معاف کر رہے ہیں۔

میڈم اسپیکر: ڈاکٹر صاحب وہ آپ کے جماعت کے ہیں۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: یہاں قانون ہے لاء ہے۔ They should be deal according

to the rule of law.

میڈم اسپیکر: چلیں اگر آپ اپنی جماعت کے ممبر کی responsibility نہیں لیتے تو پھر ہم محمود خان اچکزئی صاحب سے بات کریں گے۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: دیکھیں! آپ وہ باتیں نہ کریں آپ بیٹھی تھیں میں نے ذمہ داری لی، اب اسکے بعد اگر

کوئی اسمبلی میں غیر قانونی کام کرتا ہے یا اسٹریٹ پر کرتا ہے That should be responsible for it

میڈم اسپیکر: وہ اسمبلی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ آج صوبہ بھی آئے تھے۔ اور کل بھی آئے تھے۔ اور پرسوں

بھی آئے تھے، اسمبلی میں بیٹھے ہوئے تھے۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: You should deal with them according to I am

law. I am not stopping you. Don't make me responsible.

میڈم اسپیکر: نہیں میں کہہ رہی ہوں کہ آپ اپنے ممبر کو سمجھا سکتے ہیں۔ میں کہہ رہی ہوں آپ انہیں سمجھا سکتے ہیں، آپ نے بڑا اچھا کردار ادا کیا، آپ نے پہلے بھی، میں یہ کہہ رہی ہوں کہ آپ انہیں سمجھا سکتے ہیں۔ کیونکہ

He is from your party.

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: Yes, I will try my level best.

قائد ایوان: thank you ڈاکٹر صاحب۔ ایک منٹ اس کو پڑھتے ہیں۔

میڈم اسپیکر: نہیں وہ ہمارے ساتھی ہیں وہ آئے ہمارے ساتھ بیٹھے۔ ابھی اس میں ایسی کیا ضد ہے۔

میر محمد حاصم کردگیلو (وزیر محکمہ مواصلات و تعمیرات): میں نے اُس دن بھی کہا تھا کہ معاملہ کورٹ میں نہیں لے جائے۔ تو انہوں نے کورٹ کی تھی کورٹ میں تو وہ application بھی کورٹ نے مسترد کر دی ہے۔

قائد ایوان: ٹھیک ہے بس جو ہو گیا۔ thank you میر صاحب۔

میڈم اسپیکر: جی ٹھیک ہے۔ for the record

قائد ایوان: میں وزیر خزانہ، منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے ضمنی میزانیہ بابت مالی سال

2017-18ء اور سالانہ میزانیہ بابت مالی سال 2018-19ء ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: منظور شدہ اخراجات کے مصدقہ گوشوارے ضمنی میزانیہ بابت مالی سال 2017-18 اور

سالانہ میزانیہ بابت مالی سال 2018-19ء ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔ اس سے پیشتر کہ میں گورنر صاحب کا حکمنامہ پڑھ کر سناؤں معزز وزرا، اور فاضل اراکین، میں ذرا اسمبلی کی کارروائی بتا دوں پھر آپ کو موقع دیتی ہوں۔ جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر حامد خان اچکزئی: بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے یہ ان لوگوں نے جو حرکت کی، لیکن وہ

ہمارے ہاؤس کا ڈاکٹر رقیہ جو آزیبیل ممبر ہیں، اُس کے ساتھ جو طریقہ اُس پر سب چُپ ہیں۔ یہ آپ کے double role کا وہ ہورہا ہے۔ سی ایم اِس کا نوٹس لیں۔ آپ اِس کا نوٹس لیں اُس کو کیا کیا کہا گیا ہے۔

I don't know.

قائد ایوان: ڈاکٹر صاحب! وہ ہماری بڑی ہیں، وہ ہماری ماں ہیں۔ وہ ہاؤس کے اندر نہیں ہوا ہے۔ وہ

ہاؤس کے باہر ہوا ہے باہر کا کیس ہے، ہاؤس سے باہر حل کریں گے۔ thank you

میڈم اسپیکر: جیسا کہ ابھی آپ نے کہا کہ وہ ہاؤس سے باہر کر رہے ہیں۔ جی۔

وزیر محکمہ مواصلات و تعمیرات: وہ آپ کو پتہ چلتا ہے ہر دن یہ گپ شپ وہاں سی ایم چیئرمین میں ہوتی ہے۔

میڈم اسپیکر: جی ٹھیک ہے thank you اس سے پیشتر کہ میں گورنر صاحب کا حکمنامہ پڑھ کر

سناؤں۔ معزز وزراء اور فاضل اراکین! مجھے نہایت مسرت ہو رہی ہے کہ یکم جون 2013ء سے وجود میں آنے والی

صوبائی اسمبلی 31 مئی 2018ء کو کامیابی سے اپنی پانچ سالہ مدت مکمل کر رہی ہے۔ چونکہ آئینی طور پر کسی بھی

صوبائی اسمبلی کے لیے ایام کار 100 دن مقرر ہیں جبکہ آج رواں اجلاس کی اختتامی نشست کے ساتھ ہی بلوچستان

صوبائی اسمبلی کے 104 دن مکمل ہو رہے ہیں؛ جو کہ اس اسمبلی کے لیے ایک اعزاز ہے۔ جس کے لیے میں اور آپ

سب مبارکباد کے مستحق ہیں اور اس سلسلے میں آپ سب کے تعاون کی بے حد ممنون ہوں۔

معزز اراکین اسمبلی! موجودہ پارلیمانی سال کے دوران اسمبلی نے سالانہ میزانیہ برائے 19-2018ء اور ضمنی

میزانیہ بابت 18-2017ء کی منظوری دی۔ سال 2013ء تا مئی 2018ء کے دوران کل 152 اجلاس منعقد

ہوئے۔ قانون سازی جو اسمبلی کی بنیادی اور آئینی ذمہ داری ہے؛ اس لحاظ سے موجودہ اسمبلی نے سال 2013ء تا

2018ء مختلف نوعیت کے کل 71 نئے قوانین اور ترامیم پاس کیے۔ یہ حقیقت بھی اپنی اہمیت کے لحاظ سے مسلمہ ہے؛

کہ اجتماعی مفاد عامہ میں قراردادیں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس لحاظ سے کل 118 سرکاری

قراردادیں جبکہ 117 غیر سرکاری قراردادیں اسمبلی سے منظور ہوئیں۔ اس طرح سوالات جو کہ حکومتی اداروں کا

پارلیمانی طرز حکومت میں حکومت سے جوابدہی کا ایک واحد ذریعہ ہونے کی بنا اسمبلی کے ایجنڈے کی کارروائی میں

اولین ترجیح ہوتی ہے، لہذا اسمبلی میں پانچ سالوں کے دوران کل 385 سوالات کے نوٹس موصول ہوئے، جن میں

سے 318 سوالات نمٹا دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح تحریک التوا کی منفرد حیثیت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ

تحریک التوا ایوان کی روح رواں کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس نقطہ نظر کے پیش نظر کل 112 تحریک التوا اسمبلی کو

موصول ہوئیں، جن میں سے 79 بحث کے لیے منظور ہوئیں جبکہ 33 تحریک التوا نمٹا دی گئیں۔ توجہ دلاؤ نوٹس

مورخہ 07 مارچ 2017ء سے بلوچستان اسمبلی میں متعارف ہوا ہے۔ مارچ 2017ء سے اب تک کل 30 توجہ دلاؤ

نوٹس نمٹائے گئے۔ 24 دسمبر 2015ء سے اب تک کل 36 مختلف معاملوں پر Chair نے رولنگ دی۔ سال

2013ء تا 2018ء کل 12 تحریک استحقاق نمٹائی گئیں۔ یہ امر بھی باعث مسرت ہے کہ اسمبلی نے اسمبلی

قواعد و انضباط کار مجریہ 1974ء کو مزید بہتر اور مؤثر بنانے کی غرض سے 51 ترامیم منظور کی ہیں۔ علاوہ ازیں جس

طرح کسی بھی ایوان میں اس کی کمیٹیاں گل پُرزے کا کردار ادا کرتی ہیں جس کے بغیر اسمبلی ادھوری ہے۔ اور خاص

ان دو سالوں یا اڑھائی سالوں کے دور میں اسمبلیوں نے اپنی بھرپور کارکردگی کا مظاہرہ کیا اور فنکشنل ہوئی۔ اس لحاظ سے ایوان کے فیصلہ جات میں اگر رکاوٹ نہیں تو مجروح ضرور ہو جاتے ہیں، اس سلسلے میں کمیٹیوں نے اپنی کارکردگی احسن طریقے سے سرانجام دی۔ اس کے ساتھ میں تمام چیئرمین، چیئر پرسن اسٹینڈنگ کمیٹیوں کو بھی اُن کی کارکردگی پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران اراکین اسمبلی کو اکثریت کو اور ملازمین جو ہمارا اسٹاف ہے اُن کو مختلف ملکی اور غیر ملکی تربیتی پروگراموں میں شرکت کے مواقع فراہم کیئے گئے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ رواں اجلاس کے دوران حزب اختلاف کے کچھ ساتھیوں نے بائیکاٹ کیا، اگرچہ یہ جمہوری عمل ہے لیکن احتجاج کے طریقہ کار یعنی ہاؤس میں کاپیاں پھاڑنا اور نعرے بازی کرنا اور اپنی نشستوں کو چھوڑ کر غلط زبان اور غیر پارلیمانی الفاظ کے استعمال کو قطعی ایک گریجویٹ اسمبلی کی شایان شان میں نہیں سمجھتی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہمارے جو پچھلے دور کے جو وزیر علی تھے ڈاکٹر عبدالملک بلوچ صاحب اور نواب ثناء اللہ زہری صاحب، یہ ہمارے اُنہوں نے بھی اپنے دور میں اسمبلی میں بے انتہاء بہترین عمل ظاہر کیا ہے اور اپنے کردار کو نبھایا۔ اسی طرح ہمارے اپوزیشن لیڈر مولانا عبدالواسع صاحب اور آج کے اپوزیشن لیڈر عبدالرحیم زیا تو ال صاحب انہوں نے بھی اپنی کارکردگی اسمبلی میں بہترین انداز میں ادا کی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے تمام پارلیمانی لیڈرز اور تمام اراکین خاص طور پر خواتین اراکین اور اقلیتی اراکین جنہوں نے ہمیشہ اسمبلی کی کارروائی کو بہتر بنانے میں اور ہماری کمیٹی کی جو کارروائی تھی اُن کو بہتر بنانے میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ میں اُن کی بھی خاص طور پر شکر گزار ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہمارا جو آج کا اجلاس ہے ایک طرح سے میں اسکو آخری تو نہیں کہتی ابھی تک تو نہیں پتہ کہ ایک اور اجلاس بلا یا جائے، لیکن جو پارلیمانی کارکردگی آپ کے سامنے رکھی ہے میں سمجھتی ہوں کہ یہ ہمارے جتنے بھی وزراء ہیں اُنہوں نے بھی اپنے محکموں کے حوالے سے اور ہمارے جو اراکین ہیں بہت ایک فیملی کا ماحول تھا اور ہم چاہتے ہیں کہ اسی طرح میں ہم چاہتے ہیں کہ ہمیشہ ہم ایک اچھے انداز میں ایک دوسرے کو خدا حافظ بھی کہیں اور ایک اچھے انداز میں اس سلسلے کو مستقبل میں جو جس کی بھی نصیب میں دوبارہ آنا ہے وہ اس سلسلے کو اچھے انداز میں جاری رکھے۔ کیونکہ یہ بلوچستان کی روایت ہے اور فخر کے ساتھ میں ہمیشہ کہتی ہوں کہ بلوچستان کے لوگ روایتی ہیں اور وہ اپنی روایات کو برقرار رکھتے ہیں۔ چھوٹے موٹے مسئلے رنجشیں اور گلے ہو جاتے ہیں لیکن ہمیں اُسے دل میں نہیں رکھنا چاہیے ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے بھی اور ایک اچھے انسان ہونے کی حیثیت سے بھی میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں ان تمام چیزوں کو بھلا کے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ میں تمام معزز اراکین اسمبلی کے تعاون سے جو میرے لیے اسمبلی کی کارروائی کو احسن طریقے سے نمٹانے میں جو خاطر خواہ مدد ملی جس کے لیے میں تمام معزز اراکین اسمبلی کی شکر گزار ہوں اور اُمید

ہے کہ آنے والی اسمبلی بھی ایوان کے تقدس کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی رہے گی۔ بہت بہت شکریہ۔  
جی زمرک صاحب۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: میڈم اسپیکر! پہلے تو آپ کا ہم مشکور ہیں کہ آپ نے ڈھائی سال یا دو سال کا جو عرصہ آپ نے اس اسمبلی کو چلایا بہت خوبصورت طریقے سے اور اس پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور آپ سے پہلے جان جمالی صاحب نے اور اس دوران جو گورنمنٹ چلی ہے ڈاکٹر مالک صاحب سے لے کے پھر قدوس بزنجو تک حالانکہ ہم اپوزیشن میں رہتے ہوئے بھی پانچ سال جو ہم نے گزارے جس طرح مولانا واسع صاحب ہمارے لیڈر تھے اور باقی ممبرز بھی تھے بہت زیادتیوں کے باوجود بھی اور ہمارے ساتھ جو ہوا پانچ سالوں میں اُسکے باوجود بھی ہم نے کوشش کی کہ ہم اس اسمبلی کو اچھے طریقے سے چلائیں اور ہم نے چلایا بھی اپوزیشن کا رول ادا کرتے ہوئے بھی، حالانکہ ہمارا حق بنتا تھا کہ ہم بہت کچھ کر سکتے تھے جس طرح آج بھی آپ نے دیکھا یہ چار پانچ مہینوں میں اس اسمبلی میں ہوتا رہا پھر بھی میں سب کو اس اسمبلی کی مدت پوری ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ بھی کہ قدوس صاحب نے اس کم عرصے میں جو انہوں نے اپنی کارکردگی دکھائی گورنمنٹ کے حوالے سے ایک صوبے کے سرپرست اعلیٰ ہونے کی حیثیت سے کہ انہوں نے غریبوں کی بھی دادرسی کی اور ان کی فریادیں سنیں اور اپوزیشن میں ہمارے ہوتے ہوئے ہمارے ساتھ بہت اچھا کردار ادا کیا۔ اور جتنے بھی ممبرز یہاں بیٹھے ہیں آپ نے جس طرح کہا کہ ہمارا آخری اجلاس ہے خدا کرے کہ ہمارے دوستوں کا آخری اجلاس نہ ہو لیکن اس گورنمنٹ کا آخری اجلاس ہے جو پانچ سالہ۔۔۔

میڈم اسپیکر: میں نے کہا ہو سکتا ہے۔

انجینئر زمرک خان اچکزئی: ہاں ہو سکتا ہے اور یہی دعائیں کروں گا کہ آئندہ بھی ہم نے جس طرح بھائیوں کی طرح جتنی بھی ہماری پارٹیاں ہیں، سب نے بہت کوششیں کی ہیں بہت اچھے طریقے سے گورنمنٹ کو چلانے کی کوشش کی۔ ٹھیک ہے اپوزیشن میں ہوتے ہوئے انہوں نے اپنی ایک پالیسی بنائی اُس کے ساتھ بھی ہم نے اختلاف نہیں رکھا ہے۔ جو بھی پالیسی انہوں نے بنائی ہے جو بھی طریقہ کار بنایا ہے جو بھی ڈویلپمنٹ کے حوالے سے جو بھی نان ڈویلپمنٹ کے حوالے سے، پھر بھی ہم نے اُنکو تسلیم کیا لیکن جمہوری طریقے سے۔ میں آخر میں خصوصاً آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں قدوس صاحب کو اور سارے ممبروں کو اور یہی دعا کروں گا کہ خدا کرے کہ ہم واپس اس اسمبلی میں اکٹھے ہو جائیں اور ایک اچھی روایات کے ذریعے ہماری جو وہاں پشتون بلوچ روایات ہیں قبائلی روایات ہیں ہماری جمہوری روایات ہیں اُن کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم پھر اس اسمبلی میں آئیں اور اس قوم کی خدمت کریں

بلوچستان کی خدمت کریں۔ آخر میں میں پھر سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ایک اچھے دوستوں کی طرح جو ہم نے وقت گزارا ہے اُس کو ہم انشاء اللہ یاد رکھیں گے اور یہ ہماری یادیں ہمارے ساتھ جائیں گی۔

میڈم اسپیکر: شکریہ زمرک خان صاحب۔ میں نے تین وزراء اعلیٰ کا نام، دو کالیا لیکن میں نے میر عبد القدوس بزنجو صاحب کا نام نہیں لیا ذکر کیا اُنکا میں نے۔ میں یقیناً اُنکا نام لینا چاہتی ہوں تاکہ ریکارڈ پر رہے۔ میں بحیثیت اسپیکر اپنی یہ comments دے رہی ہوں کہ اُنہوں نے مختصر مدت میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اور یہ تمام لوگ اس حقیقت کو admire کر رہے ہیں اور یقیناً اس اسمبلی کو اتنی کم مدت میں اسمبلی کے اندر بھی اور اسمبلی کے باہر بھی اُنہوں نے بہت اچھی performances دی ہیں میں اُنکو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اور اسکے ساتھ ساتھ ہمارے سابق اسپیکر میر جان جمالی صاحب نے بھی وہ میرے بڑے ہیں میں ہمیشہ اُنکی بہت عزت کرتی ہوں اور ہمیشہ کرتی رہوں گی۔ اُنہوں نے بھی بہت ہی خوبصورت انداز میں ہم تو کہتے تھے کہ ہمارے ideal ہیں اُنہوں نے بڑے خوبصورت انداز میں اسمبلی کو چلایا۔ اور اسکے ساتھ ساتھ جو میں بھول گئی وہ تھا میرا اپنا اسٹاف اور یقیناً میں اُس وقت تیزی میں پڑھ رہی تھی میں نے پوائنٹس نوٹ کیے تھے، میرے اسٹاف نے اور ہماری اسمبلی کا جتنا بھی اسٹاف ہے کلاس فور سے لے کر کے اعلیٰ آفیسران تک اُنہوں نے اس اسمبلی پر مشکل وقت بھی آیا کوئی ایسے واقعات بھی آئے جس کے لیے اسمبلی ویسے تیار نہیں تھی قانوناً بھی ہم تیار نہیں تھے بہت سی چیزیں ترائیم میں نے ابھی پڑھ کر کے سنایا، ہم نے ترائیم بھی کی ہیں تو اُس حوالے سے میں اپنے اسٹاف کا پانچ سو سے اوپر جتنا بھی اسٹاف ہے، میں اُنکی بھی بہت شکر گزار ہوں۔ اب میں گورنر صاحب کا انگریزی حکمنامہ پڑھ کر سناتی ہوں۔

#### ORDER.

In exercise of the powers conferred on me by Artical 109(B) of the constitution of Islamic Republic of Pakistan 1973, I Muhammad Khan Achakzai, Governor of Balochistan hereby order that on conclusion of the business the session of the Pronincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Tuesday the 22nd May, 2018.

اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس 05 بجکر 35 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆